بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ کیسے غلط ہو سکتے ہیں

وہاں تو قرآن اترا ہے

پیشکش: صدائے قلب

13 دسمبر 2021ء

آج سے تقریباسو سال قبل مکہ و مدینہ پر آل سعود نے حملہ کرکے تُرک عاشقانِ رسول سے حکومت چھین لی اور حجاز کا نام بدل کر سعودیہ رکھ دیا۔ آل سعود کی حکومت میں ابن عبد الوہاب نجدی کا بہت بڑا ہاتھ تھا اس لیے وہابیت کو اس آڑ میں عام ہونے کا موقع مل گیا۔ سعودی حکومت قائم ہوتے ہی وہابی عقائد و نظریات لوگوں پر مسلط کرنا شروع کر دیے گئے، صحابہ کرام کے مزارات کو شہید کر دیا گیا، یزید پلید کو نیک ہستی اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ باغی کہا جانے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین کو مشرک ثابت کیا گیا اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک بم مار کر اڑا دیا گیا۔ کئی تاریخی مساجد شہید کر دی گئیں۔

سعودیہ والوں نے دولت واسباب ہونے کے باجود دنیا کے مسلمانوں کے لیے کوئی اچھا کام نہیں کیا بلکہ دن بدن عیاشی عام ہورہی ہے۔ ہندوستان پاکستان کے دیوبندی اور وہابی ریال خوری کے چکر میں ایک لفظ سعودی حکومت کے خلاف کہنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ اہل سنت و جماعت جب سعودی حکومت اور وہابیوں کے نظریات کی تردید کرتے ہیں **تو طارق جمیل جیسے دیوبندی کہتے ہیں کہ اہل سنت وجماعت میں بہت شدت ہے**، یہ مکہ و مدینہ کے مولویوں پر تنقید کرتے ہیں، وہاں جاکر بھی ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، **سعودیہ والے کیسے غلط ہوسکتے ہیں جبکہ وہاں قرآن اترا ہے۔**

اب جب دیوبندی تبلیغی جماعت پر سعودیہ میں پابندی لگی ہے تو اب کوئی دیوبندی یہ نہیں کہتا کہ یہ پابندی صحیح لگی ہے کیونکہ سعودیہ والے کبھی غلط نہیں ہوسکتے کیونکہ وہاں قرآن اترا ہے۔

اب تو دیوبندیوں پر قیامت ٹوٹ پڑی ہے کہ تبلیغی جماعت جو دین سکھانے کے نام پر لوگوں کو دیوبندی بناتی تھی، اس پر پابندی لگ گئی ہے۔ اب دیوبندی مولوی جو اہل سنت و جماعت پر اعتراضات کرتے تھے کہ تم کیوں سعودی وہابیوں کے افعال پر اعتراض کرتے ہو، اب یہ دیوبندی خود سراپا احتجاج ہیں۔

دیوبندیوں کا یہ کہنا کہ مکہ و مدینہ کے مولوی اور اس کے حکمران کبھی بھی غلط نہیں ہوسکتے، یہ ایک تاریخی جہالت ہے۔ دیوبندیوں کا یہ بیان سوائے سعودی چاپلوسی کے اور کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

سرزمین حجاز میں بہت نشیب و فراز آئے ہیں۔ زمانہ جاہلیت یہیں پر گزرا ہے، نادان ترین اولادِ آدم بھی یہاں زندگی گزار چکی ہے اور پاک ترین انسانوں نے بھی اسی سرزمین پر آنکھ کھولی ہے۔ حجاز بت کدہ بھی رہا ہے اور

خدا پرستی کا مرکز بھی، شیاطین کی آماجگاہ بھی رہا ہے اور ملائکہ کا محل نزول بھی، ابو جہل و ابو لہب بھی اس میں پیدا ہوئے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابو بکر صدیق و عمر فاروق اور عثمان غنی و علی المرتضیٰ جیسی جلیل القدر ہستیاں بھی اس سرزمین میں پیدا ہوئیں، ظالم و قاتل بھی اسی میں تھے اور شہداء و مظلومین بھی، ابو جہل، ابی بن کعب، یزید پلید، مروان، حجاج وغیرہ ظالم لوگ اس سرزمین پر سردار و حاکم رہے تو ابو بکر و عمر و عثمان و علی جیسے جلیل القدر خلیفہ بھی اسی سرزمین پر بے مثال حکومت کرتے رہے ہیں اور خلافت کے ساتھ ساتھ امامت کا فریضہ بھی سرانجام دیتے رہے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ظالمانہ طور پر شہید کرنے والے خارجی باغی مسجد نبوی میں امامت بھی کرتے رہے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ مکہ مکرمہ جیسے تاریخی شہر پر نیکوں کی طرح ظالم و بد بھی حکمرانی کرتے رہے ہیں لیکن مکہ معظمہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ ظالم زیادہ عرصہ یہاں ٹھہر نہ سکے اور ذلیل و خوار ہو کر یہاں سے نکالے گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حرم کی بیابان زمین پر چھوڑ گئے تو حضرت اسماعیل ہی کی اولاد نے اس کو آباد کیا۔ حضرت اسماعیل مکہ میں ہی رہتے رہے اور یہی جوان ہوئے، آپ کی اصل زبان عبرانی یا سریانی تھی لیکن بنو جُرہم کے ساتھ رہتے رہتے آپ نے عربی سیکھ لی۔ بنو جرہم میں سے ایک عورت سے نکاح کیا۔ بنو جرہم نے بہت عرصہ اس مکہ پر سرداری کی لیکن جب ان میں ظلم و بد دیانتی عام ہو گئی تو اللہ عزوجل نے ان کو مکہ سے نکال دیا۔ السیرۃ النبویۃ لابن ہشام میں عبد الملک بن ہشام (المتوفی 213ھ) لکھتے ہیں ''ثُمَّ إِنَّ جُرْهُمًا بَغَوْا بِمَكَّةَ، وَاسْتَحَلُّوا خِلَالًا مِنْ الْحُرْمَةِ، فَظَلَمُوا مَنْ دَخَلَهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا، وَأَكَلُوا مَالَ الْكَعْبَةِ الَّذِي يُهْدَى لَهَا، فَرَقَّ أَمْرُهُمْ. فَلَمَّا رَأَتْ بَنُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ مَنَاةَ بْنِ كِنَانَةَ، وَغُبْشَانُ مِنْ خُزَاعَةَ ذَلِكَ، أَجْمَعُوا لِحَرْبِهِمْ وَإِخْرَاجِهِمْ مِنْ مَكَّةَ. فَآذَنُوهُمْ بِالْحَرْبِ فَاقْتَتَلُوا، فَغَلَبَتْهُمْ بَنُو بَكْرٍ وَغُبْشَانُ فَنَفَوْهُمْ مِنْ مَكَّةَ. وَكَانَتْ مَكَّةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا تُقِرُّ فِيهَا ظُلْمًا وَلَا بَغْيًا، وَلَا يَبْغِي فِيهَا أَحَدٌ إلَّا أَخْرَجَتْهُ، فَكَانَتْ تُسَمَّى النَّاسَّةَ، وَلَا يُرِيدُهَا مَلِكٌ يَسْتَحِلُّ حُرْمَتَهَا إلَّا هَلَكَ مَكَانَهُ، فَيُقَالُ: إنَّهَا مَا سُمِّيَتْ بِبَكَّةَ إلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَبُكُّ أَعْنَاقَ الْجَبَابِرَةِ إذَا أَحْدَثُوا فِيهَا شَيْئًا'' ترجمہ: اس کے بعد مکہ میں جرہم کی حالت خراب ہوتی گئی، انہوں نے حرام افعال کو حلال ٹھہرالیا، انہوں نے اپنے علاوہ زائرینِ بیت اللہ پر زیادتیاں شروع کر دیں اور خانہ کعبہ کا مال جو اسے ہدیہ ہوتا اسے بھی کھانے سے دریغ نہیں کیا۔ جب بنو بکر بن عبد

مناۃ بن کنانہ اور خزاعہ سے غبشان نے ان کی یہ حرکات دیکھیں تو ان سے لڑنے اور انہیں مکہ سے نکالنے پر اتفاق کر لیا۔ پھر بنو بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ اور خزاعہ سے غبشان نے مل کر جرہم کے ساتھ جنگ کی اور انہیں مکہ سے نکال دیا۔مکہ میں زمانہ جاہلیت میں بھی ظلم و زیادتی قائم نہیں رہتی تھی۔جو بھی ایسا کرتا تھا اسے مکہ سے نکال دیا جاتا تھا۔اس مکہ کو ناسہ بھی کہا جاتا ہے، کوئی بادشاہ اس کی حرمت کو حلال نہیں سمجھتا مگر یہ کہ وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔اس مکہ کو بکہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو اس میں کوئی غیر شرعی عمل شروع کرتا ہے تو اسے مغلوب کر دیا جاتا ہے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام،استیلاء قوم کنانۃ وخزاعۃ علی البیت وفی جرہم،بغی جرہم بمکۃ وطرد بنی بکر لہم،جلد1، صفحہ113، مصطفی البابی الحلبی)

جس طرح سعودیہ والوں کی بد عملیاں دن بدن بڑھ رہی ہیں، بے حیائی و بے دینی عام ہو رہی ہے، عنقریب یہ بھی مکہ و مدینہ سے بے دخل کر دیے جائیں گے۔

حجاز پر ترک عاشقانِ رسول کی حکومت کئی برس قائم رہی جنہوں نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا حق ادا کرتے ہوئے مکہ و مدینہ میں ادب و احترام کے بے شمار نمونے قائم کئے، مسجد حرام اور مسجد نبوی کی خوبصورت تعمیر کی اور مزارات صحابہ واہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو عالیشان انداز میں تعمیر کیا۔

ترکوں کی عثمانی حکومت اس وقت کی سپر طاقت (Super Power) سمجھی جاتی تھی۔انگریزوں کو یہ طاقت ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔ صلیبی جنگوں میں مسلمانوں سے شکست کھانے کے بعد مکر و فریب کے ذریعے اس حکومت کو توڑنے کی سازشیں ہونے لگی۔

ترک حکومت کو توڑنے کے لیے انگریزوں نے کئی حربے استعمال کیے اور ایسے لوگ تلاش کیے جو اس کے لیے معاون ہوں۔ اُس وقت حجاز سے ترک حکومت ختم کرنے اور آل سعود کو اقتدار تک پہنچنے میں برطانیہ کے بعد سب سے زیادہ جس عامل نے مدد دی وہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے مخصوص اسلامی افکار ہیں۔ محمد بن عبد الوہاب کو اس کے مخصوص عقائد و نظریات کی بنا پر اپنے خاندان والوں نے عُیَینّیہ سے نکال باہر کیا جس کے بعد وہ درعیہ میں محمد بن سعود سے آملا۔ دونوں ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش ہوئے کیونکہ انہیں ایک دوسرے کی ضرورت تھی۔ **چنانچہ ان دونوں میں ایک معاہدہ طے پایا جس کے مطابق دونوں ملکر نجد اور ان کے اطراف کے علاقوں پر قبضہ کریں گے۔ مذہبی اقتدار محمد بن عبد الوہاب اور سیاسی اقتدار محمد بن سعود کے پاس رہے گا۔**

دونوں نے ایک دوسرے کی مدد سے نجد کے شہروں اور قبائل کو ایک ایک کر کے فتح کرنا شروع کر دیا۔ **محمد بن عبدالوہاب نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ اس وقت جتنے مسلمان ہیں وہ اگر اس کے افکار کو قبول نہیں کرتے تو کافر ہیں اور ان کا قتل جائز بلکہ واجب ہے۔اس کے نتیجے میں مسلمانوں کا قتل عام شروع ہو گیا کہیں پر لوگ مزاحمت کرتے اور کہیں مجبوراتابع ہو جاتے یہ سب اہلسنت مسلمان تھے لیکن وہ محمد بن عبدالوہاب کے مخصوص نظریات سے ہرگز متفق نہ تھے۔**

محمد بن عبدالوہاب کے مخصوص نظریات بعد میں وہابی فرقے کی بنیاد بنے جو آج بھی سعودی عرب میں رائج مذہب ہے۔ آل سعود اور پیروان ابن عبدالوہاب نے تھوڑے سے عرصے میں بہت کامیابیاں حاصل کیں۔ تقریباً نجد کا سارا علاقہ ان کے قبضے میں آگیا۔ ان کی سپاہ کی دہشت ہر طرف پھیل گئی۔ جس شہر میں جاتے انہیں اپنے عقائد کی دعوت دیتے۔ انکار کرنے پر سب کچھ لوٹ لیتے اور افراد کو قتل کر دیتے۔ مسلمانوں کے گلے کاٹ کر لاشیں سر عام راہوں پر دفنائے بغیر چھوڑ دیتے۔ان کے نزدیک ان کے علاوہ تمام مسلمان مشرک اور کافر ہیں اس وجہ سے ان کی ہر چیز مباح اور حلال ہے۔

آل سعود نے نجد پر مکمل قبضہ جمانے کے بعد حجاز کا رخ کیا اور 1806ء میں مکہ پر قبضہ کر لیا لیکن اسے دوبارہ آل سعود سے آزاد کرا لیا گیا۔اس کے بعد حجاز پر قبضے کے لئے آل سعود اور ابن عبدالوہاب کے پیروکاروں نے کئی حملے کیے یہاں تک کہ آخر کار 1932ء میں برطانیہ نے مکمل طور پر حجاز کی چابیاں آل سعود کو سونپ دیں۔اس وقت سے اب تک حجاز سعودی عرب کا حصہ بن گیا۔

جب تک حرمین شریفین پر اہل سنت ترکوں کی حکومت تھی اور وہ وہابی نظریات کے شدید خلاف تھے،اس وقت دیوبندیوں کے بڑے مولویوں نے ترکوں کی چاپلوسی کی اور اپنی کتابوں میں ابن عبدالوہاب نجدی کے عقائد کی سخت مذمت کی اور اسے خارجی قرار دیا۔جب مکہ و مدینہ کے چالیس مفتیان کرام نے دیوبندی عقائد و نظریات اور دیوبندیوں کے چار مولویوں(قاسم نانوتوی،اشرف تھانوی، خلیل انبیٹھوی، گنگوہی) کے خلاف فتاوی جاری کیے تو انہوں نے اپنے عقائد ظاہر کرنے کے لیے ایک کتاب "المہند" لکھی جس میں واضح لکھا ہے:

سوال: محمد ابن عبد الوہاب نجدی مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو حلال سمجھتا تھا۔ اور تمام لوگوں کو شرک کی جانب منسوب کرتا تھا اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو؟ یا کیا مشرب ہے؟ (المہند، صفحہ 18)

جواب: ہمارے (یعنی دیوبندیوں کے) نزدیک ان کا وہی حکم ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے یہ خوارج کی ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی اس تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ (وہابی) ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے ہیں اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے۔

ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے کہ جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ابن عبد الوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی بتاتے تھے، مگر ان کا عقیدہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے اہلسنت اور علمائے اہلسنت کا قتل مباح سمجھ رکھا ہے۔

(المہند، صفحہ 18،19)

دیوبندی جماعت کے چوٹی کے عالم دار العلوم دیوبند کے صدر مدرس مولوی حسین احمد ٹانڈوی صاحب نے وہابیوں کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح سے کیا ہے: "صاحبو! محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی نجد سے ظاہر ہوا اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہلسنت والجماعت سے قتل و قتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا، انکے قتل کرنے کو باعثِ ثواب و رحمت شمار کرتا رہا، اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے، بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم و باغی، خونخوار، فاسق شخص تھا۔" (الشہاب الثاقب، ص 42)

اہل دیوبند کے مشہور محدث اور دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مولوی انور شاہ کشمیری ابن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں: (ترجمہ): محمد بن عبدلوہاب نجدی جو تھا، وہ تو ایک کوتاہ فہم اور کم علم انسان تھا، اسی لئے کفر کا حکم لگانے میں بڑا چست وچالاک تھا۔

(فیض الباری، جلد 1، بحوالہ برطانوی مظالم کی کہانی، صفحہ 200)

ابن عبد الوہاب نجدی کے خلاف دیوبندی اس وقت تک تھے جب تک حرمین شریفین پر ترکوں کی حکومت تھی جیسے ہی سعودی حکومت کا آغاز ہوا، سعودیہ سے تیل نکلنا شروع ہوا، پیسوں کی آمد ہوئی تو دیوبندیوں نے پانسہ پلٹا اور ابن عبد الوہاب نجدی کی تعریفات کرنا شروع ہوگئے۔ الشہاب الثاقب جس میں ابن عبد الوہاب نجدی کو خونخوار، ظالم وفاسق کہا تھا، ریال خوری کے لیے دیوبندیوں نے یہ توجیح کی: "الشہاب الثاقب کا اندازِ تحریر واقعی غیر محمود اور لائقِ اجتناب ہے بلکہ ہم وہابیوں کے اور بھی بزرگوں سے کہیں کہیں ازراہِ بشریت الفاظ و انداز کی ایسی لغزشیں ہوگئی ہیں۔ انہیں قابلِ اصلاح کہنا چاہئے۔" (تجلّی دیوبند، 1959، صفحہ 84)

دیوبندی مولویوں نے ریال خوری کے چکر میں خوب سعودی وہابیوں کی چاپلوسی کی، وہابیوں کے عقائد کی بھی تائید کی، جس کی وجہ سے دیوبندیوں میں ایک بہت بڑا فرقہ مماتی گروہ بن گیا۔

اہل سنت و جماعت کا شروع سے یہی موقف رہا ہے کہ وہابیوں کے عقائد و نظریات درست نہیں۔ صحابہ کرام کے مزارات کو شہید کر دیا اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو مشرک و بدعتی قرار دیا۔ ایسے باطل نظریات کے لوگوں کے پیچھے کیسے نمازی پڑھی جائیں۔

دراصل ہم مسلمانوں کو اندھی بے جا عقیدت نے بہت نقصان پہنچایا ہے ہم نے پیر کے بچے کو پیر سمجھ لیا اگرچہ وہ فاسق داڑھی منڈا ہی کیوں نہ ہو۔ مفتی کے کے بچے کو مفتی وعالم سمجھ لیا اگرچہ وہ پڑلے درجے کا جاہل ہو۔ اسی طرح مکہ و مدینہ سے مسلمانوں کی اچھی عقیدت نے یہ بھی سمجھ لیا کہ عرب کے مولوی بھی ہمیشہ صحیح ہوں گے اگرچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت کے منکر ہوں۔ تاریخ کا مطالعہ کریں تو کئی گمراہ حکمران اور مولوی مکہ و مدینہ پر مسلط ہوئے ہیں۔

اللہ عزوجل حق وباطل کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اہل سنت وجماعت کو تقویت وترقی عطا کرے۔